ادبیات :-

یہ رات کے پجاری

شمس نوید عثمانی

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں نظروں پہ نیند طاری — بیدار خود فریبی - خوابیدہ ہوشیاری
تاریکیوں میں اوجھل نظروں سے ہر حقیقت — پرچھائیوں سے لڑتی ظلمت کی شہسواری
خوابوں کے آبگینے بھرتے ہیں مے سمجھ کے — جذبات کی رگوں سے "خونِ حیات" جاری

اپنے ہی خود شکاری!
یہ رات کے پجاری!

معصوم چاندنی میں دھوکا سراب کا ہے — اعصاب آرزو پر لرزہ سا خواب کا ہے
ہیں غیر کے لہو سے اپنے چراغ روشن — حُسنِ ہوس پہ لرزاں سایہ عذاب کا ہے
ناکام تجربوں کا طوفان ہے ترقی — ہر انقلاب، قاصد اک انقلاب کا ہے

ماحول کے بھکاری
یہ رات کے پجاری

ان کا نشانِ قسمت راہیں بدلتے تارے — سرمایۂ بصیرت ماحول کے اشارے
اک صبحِ زندگی کو دیکھیں تو کیسے دیکھیں — سورج کی روشنی میں یہ خیرگی کے مارے؟
کھو کر خود اپنی منزل ہنستے ہیں قافلوں پر — ان کا وجود باقی "انکار" کے سہارے

سوزِ یقیں سے عاری
یہ رات کے پجاری

★

تاریک ہیں فضائیں تاریکیٔ نظر سے — گذرے ہیں چاند سورج مفلوج و بے اثر سے
اب جس میں موت' اندھے انساں کی گھات میں ہے — تعمیر ہو رہی ہے وہ قبر سیم و زر سے
امید کی شعاعیں دم توڑنے لگی ہیں — تنویر کے پیمبر گذریں گے کب ادھر سے

ہیں زندگی پہ بھاری
یہ رات کے پجاری